فضیلۃ الشیخ غازی عزیر
"۲۴۶" الجبیل۔ ۳۱۹۵۱ (سعودی عرب)

۱۔ کیا اعتکاف کا ثواب دو حج اور دو عمروں کے مساوی ہے؟
۲۔ جمعۃ الوداع کی فضیلت اور قضائے عمری

بعض ساتھیوں کے استفسار پر مذکورہ بالا مسائل کی تحقیق
بعون اللہ الوھاب ہدیہء قارئین ہے۔ (مرتب)

۱۔ کیا اعتکاف کا ثواب ......؟

اعتکافِ رمضان کی مشروعیت' مسنونیت و اہمیت اپنی جگہ مسلم ہونے کے باوجود اس پر ملنے والے مزعومہ اجر کی قطعیت سے ہمیں انکار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس محبوب سنت پر عمل کرنے کے عوض اللہ عزوجل اپنے کسی بندہ کو کس قدر انعام و برکات سے نوازتا ہے' اس کا صحیح علم تو اسی ذات باری کو ہے۔ بعض علماء نے اپنی کتب میں اعتکاف رمضان کے بدلہ ملنے والے اجر کی مقدار کو دو حج اور دو عمروں کے ثواب کے برابر بتایا ہے' مگر اس بارے میں وارد ہونے والا اثر عند المحققین من گھڑت یعنی "موضوع" ہے۔ ذیل میں اس روایت کا علمی جائزہ پیش خدمت ہے:

"اعتکاف فی رمضان کحجتین وعمرتین"۔

"ماہ رمضان میں اعتکاف دو حج اور دو عمروں جیسا ہے"۔

اس حدیث کی تخریج امام طبرانیؒ نے "معجم الکبیر"(۱) میں اور ابوطاھر انباریؒ نے "المشیخہ"(۲) میں حسین بن علی کی مرفوع روایت کے طور پر کی ہے۔ امام بیہقیؒ نے بھی اپنی "شعب الایمان" میں اس حدیث کو عن حسین بن علی مرفوعاً" روایت کیا ہے۔ مگر امام بیہقیؒ کی روایت میں حدیث کے الفاظ اس طرح مروری ہیں:

"من اعتکف عشرا" فی رمضان کان کحجتین و عمرتین"۔

"جس نے ماہِ رمضان میں دس دن کا اعتکاف کیا' تو گویا وہ اعتکاف دو حجوں اور دو عمروں جیسا ہے"۔

امام ذہبیؒ نے "میزان الاعتدال فی نقدالرجال" (۳) میں اس حدیث کو بطریق عثمان الطرائفی حدثنا عنبسہ بن عبدالرحمٰن عن محمد بن سلیمان عن علی بن الحسین عن ابیہ مرفوعاً" یہ وارد کیا ہے' مگر اس روایت میں "کا ن کحجتین و عمرتین" کے بجائے "بحجتین و عمرتین" (دو حج اور دو عمروں کے برابر) کے الفاظ مروی ہیں۔ اب اس حدیث کی اسنادی حیثیت بھی ملاحظہ فرمائیں:

امام طبرانیؒ کی روایت کے متعلق علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں:

"اس کی اسناد میں عنبسہ بن عبدالرحمٰن القرشی موجود ہے جو کہ متروک ہے"۔(۴)

امام بیہقیؒ کی روایت کے متعلق خود امام بیہقیؒ فرماتے ہیں:

"اس کی اسناد ضعیف ہے۔ اس کے رجال میں سے ایک راوی محمد بن زاذان متروک ہے۔ اس کے متعلق امام بخاریؒ کا قول ہے: "لا یکتب حدیثہ"۔

اور امام ذہبیؒ کی سندِ روایت میں عنبسہ کے علاوہ عثمان الطرائفی بھی موجود ہے۔ امام ذہبیؒ نے زیرِ مطالعہ حدیث عنبسہ بن عبدالرحمٰن کے ترجمہ میں ہی وارد کی ہے۔ خلاصۂ کلام یہ کہ اس حدیث کے رواۃ میں تین مجروح راوی موجود ہیں:

۱۔عنبسہ بن عبدالرحمٰن:

جسے امام نسائیؒ نے "متروک الحدیث"' ازدیؒ نے "کذاب"' یحییٰؒ نے "لیس بشئی" ---- دار قطنیؒ نے "ضعیف" اور بخاریؒ نے "ترکوہ" قرار دیا ہے۔ امام ترمذیؒ امام بخاریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ "ذاھب الحدیث ہے"۔ امام ابو حاتم الرازیؒ کا قول ہے: "حدیث گھڑا کرتا تھا"۔' امام ابنِ حبانؒ فرماتے ہیں: "وہ مقلوب' بے اصل اور گھڑی ہوئی اشیاء کا مالک ہے۔ اس کے ساتھ احتجاج جائز نہیں ہے"۔ امام ابنِ حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: "متروک ہے"۔ علامہ زیلعیؒ نے ابنِ معینؒ کا قول نقل کیا ہے کہ "وہ حدیث گھڑا کرتا تھا"۔ تفصیلی ترجمہ کے لئے تاریخ الکبیر للبخاریؒ' تاریخ الصغیر للبخاریؒ' ضعفاء الصغیر للبخاریؒ' مجروحین لابن حبانؒ' تاریخ یحییٰ بن معینؒ' جرح والتعدیل لابنِ ابی حاتمؒ' معرفتہ والتاریخ للبسویؒ' تقریب التہذیب لابنِ حجرؒ' تہذیب التہذیب لابنِ حجرؒ' میزان الاعتدال للذہبیؒ' ضعفاء الکبیر للعقیلیؒ' ضعفاء والمتروکون للدار قطنیؒ' ضعفاء والمترکون للنسائیؒ' ضعفاء والمتروکین لابنِ الجوزیؒ' قانون الموضوعات والضعفاء للفتنیؒ' کشف

الحثیث عمن رمی بوضع الحدیث للحلبیؒ" تنزیتہ الشریعتہ لابنِ عراقؒ" تحفتہ الاحوذی للمبارکفوریؒ، نصب الرایہ للزیلعیؒ اور سنن الدار قطنیؒ وغیرہ کی طرف مراجعت مفید ہو گی۔ (۶)

۲۔ محمد بن زاذان :

جسے امام دار قطنیؒ نے "ضعیف" اور امام ترمذیؒ نے "منکر الحدیث" قرار دیا ہے۔ امام بخاریؒ کا قول ہے : "لا یکتب حدیثہ" ابنِ عدیؒ فرماتے ہیں : "مجھے علم نہیں کہ وہ عنبسہ کے علاوہ کسی اور شخص سے روایت کرتا ہو اور عنبسہ خود ضعیف ہے"۔ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں : "وہ جابر وغیرہ سے بھی روایت کرتا ہے"۔ امام ابنِ حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں : "متروک ہے اور طبقہ خامسہ سے تعلق رکھتا ہے"۔ محمد بن زاذان کے تفصیلی ترجمہ کے لئے تقریب التہذیب لابنِ حجرؒ جرح والتعدیل لابنِ ابی حاتمؒ تاریخ الکبیر للبخاریؒ ضعفاء الصغیر للبخاریؒ ضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ضعفاء والمتروکون للدار قطنیؒ ضعفاء والمتروکین لابن الجوزیؒ میزان الاعتدال للذھبیؒ کامل فی الضعفاء لابنِ عدیؒ نصب الرایہ للزیلعیؒ تحفتہ الاحوذی للمبارکفوریؒ(۶) وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

۳۔ عثمان بن عبدالرحمٰن الطرائفی :

جسے ابنِ نمیرؒ نے "کذاب" اور ازدیؒ نے "متروک" قرار دیا ہے۔ ابو عروبہؒ کا قول ہے : "متعبد ہے۔ اس میں کوئی جرح نہیں ہے' مجہولین کی قوم سے منکرات لاتا ہے۔ ابنِ عدیؒ کا قول ہے : "اس کے پاس عجائبات ہیں' جنہیں وہ مجہولین سے روایت کرتا ہے۔ اس کی حیثیت جزریوں میں ایسی ہے جیسی کہ بقیہ (بن الولید) کی شامیوں سے روایت کرنے میں' کہ بقیہ کے پاس بھی عجائبات ہیں"۔ امام ابنِ حبانؒ فرماتے ہیں : "معلم تھا' اقوامِ ضعاف سے روایت کرتا ہے اور اسناد میں ثقات کے ساتھ اس ہوشیاری سے تدلیس کرتا ہے کہ مستمع کو اس کے وضع کرنے کا شبہ نہ ہوپائے ..... وہ انسانوں کے نزدیک محلِ جرح ہے۔ پس میرے نزدیک کسی بھی حالت میں اس کی روایت سے احتجاج کرنا جائز نہیں ہے کہ اس کی روایا ت میں مشاہیر سے منکرات اور ثقات سے موضوعات کا غلبہ ہوتا ہے"۔ امام حاکمؒ اور امام بخاریؒ بیان کرتے ہیں کہ "قومِ ضعاف سے روایت کرتا ہے"۔ ابو حاتم الرازیؒ کا قول ہے ---- "صدوق ہے۔ میں امام بخاریؒ کے ذریعہ اس کے نام کو ضعفاء میں شمار کئے جانے کا انکار کرتا ہوں"۔ ابنِ معینؒ کا قول ہے کہ "صدوق ہے"۔

علامہ ابنِ حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: "صدوق ہے، اکثر روایات ضعفاء و مجاہیل سے بیان کرتا ہے۔ لہٰذا ائمہ نے بسبب اس کے اس کی تضعیف کی ہے، حتیٰ کہ ابنِ نمیرؒ نے اس کی نسبت کذب کی جانب کی ہے، لیکن ابنِ معینؒ نے اسے ثقہ بتایا ہے"۔ علامہ منذریؒ فرماتے ہیں: "اسحاق بن منصورؒ نے اس کی توثیق کی ہے"۔ صاحب التنقیح التحقیق علامہ ابنِ عبدالهادی حنبلیؒ فرماتے ہیں کہ "مجاہیل سے روایت کرتا ہے اور ضعیف ہے"۔ علامہ محمد طاہر پٹنیؒ فرماتے ہیں: "اس کے پاس عجائبات ہیں۔ مجہولین سے روایت کرتا ہے، اس کے ساتھ احتجاج جائز نہیں، متروک ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو کذب کے ساتھ متہم نہیں ٹھیرایا گیا ہے۔ ابو حاتمؒ نے اس کی صداقت بیان کی ہے مگر ابنِ معینؒ نے اس کی تکذیب کی ہے۔ الوجیز میں مذکور ہے کہ عثمان بن عبدالرحمٰن القرشی کذاب تھا۔ امام مالک وغیرہ پر حدیث گھڑا کرتا تھا، اس کی حدیث معلول ہوتی ہے"۔ علامہ ذہبی "میزان" میں عثمان بن عبدالرحمٰن کا دفاع کرتے نظر آتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں: "وہ حران کے علماء حدیث میں سے ایک تھا ----- امام بخاریؒ نے اس کے متعلق اس سے زیادہ ہرگز نہیں کہا ہے کہ وہ قومِ ضعاف سے روایت بیان کیا کرتا تھا ----- عقیلیؒ اور ابنِ عدیؒ نے کہا ہے کہ اس میں فی نفسہٖ کوئی حرج نہیں ہے ----- ابنِ حبانؒ نے اس کے ترجمہ میں کوئی چیز روایت نہیں کی ہے۔

----- اسی طرح اس کے بارے میں محمد بن عبداللہ بن نمیرؒ نے باسراف کذاب کہا ہے"۔ عثمان بن عبدالرحمٰن الطرائفی کے تفصیلی ترجمہ کے لئے تقریب التہذیب لابنِ حجرؒ، تہذیب التہذیب لابنِ حجرؒ، تعریف اہل التقدیس لابنِ حجرؒ، جرح والتعدیل لابنِ ابی حاتمؒ، ضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، تاریخ الکبیر للبخاریؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، مجروحین لابنِ حبانؒ، قانون الموضوعات والضعفاء للفتنیؒ، ضعفاء والمتروکین لابن الجوزیؒ، تنزیہ الشریعۃ لابنِ عراق الکنانی، نصب الرایہ للزیلعیؒ، تنقیح التحقیق لابنِ عبدالهادیؒ اور مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للہیثمیؒ وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

(۷)

پس معلوم ہوا کہ زیرِ مطالعہ حدیث کا کوئی بھی ایسا صالح طریق موجود نہیں ہے جو عنبسہ بن عبدالرحمٰن، محمد بن زاذان اور عثمان بن عبدالرحمٰن جیسے "متروک"، "متہم الوضع" اور "ضعیف" راویوں سے پاک ہو، لہٰذا یہ حدیث "موضوع" قرار پائے گی۔ محدثِ عصر علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے بھی اس حدیث پر "موضوع" ہونے کا حکم لگایا ہے۔(۸)

اگر بالفرض اس کو صحیح مان لیا جائے تو نتیجۃً فریضۂ حج کی اہمیت و تاکید بلاوجہ، لایعنی اور صحیح

نظر آئے گی' جس سے اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں تعطل آنا لازم ہو گا۔ خود ہی سوچئے کہ اگر یہ بات درست ہوتی تو پھر کیا ضرورت تھی کہ خواہ مخواہ ہر سال یہاں دور افتادہ ممالک سے لاکھوں مسلمان حج و عمرہ کی ادائیگی کے لئے تشریف لائیں؟ پیرانہ سالی اور دوسرے عوارض کے باوجود دور دراز ممالک سے سفر کی صعوبتیں برداشت کریں؟ اس مقصد کے لئے روپیہ روپیہ کر کے جمع کی گئی عمر بھر کی پونجی کو یکلخت صرف کر ڈالیں؟ ارضِ حجاز کی تپتی سخت دھوپ کی تپش برداشت کریں؟ پھر اگر بیمار پڑ جائیں تو اپنا کوئی پرسانِ حال نہ ملے' اگر بٹوہ یا پرس کھو جائے اور اپنوں کی یاد ستائے تو سوائے صبر کے کوئی چارۂ کار نہ ہو ---- ان سب قربانیوں کے باوجود بھی حجاج کرام صرف ایک ہی حج یا عمرہ کے ثواب کے مستحق ٹھہریں' اور وہ بھی اس وقت جب کہ ان کا حج یا عمرہ عنداللہ مقبول ہو جاوے ---- پھر یہ کیوں کر ممکن ہو سکتا ہے کہ محض اعتکافِ رمضان کی بدولت انسان حج وغیرہ کی مذکورہ بالا صعوبتوں سے بچ بھی جائے اور اجر و ثواب بھی دو گنے سے زیادہ ہی پائے؟

اس بارے میں مولانا محمد زکریا کاندھلوی صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل قول سے ہرگز التباس میں نہیں پڑنا چاہئے:

"علامہ شعرانی نے "کشف الغمہ" میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص عشرہ رمضان کا اعتکاف کرے اس کو دو حج اور دو عمروں کا اجر ہے۔ الخ"۔(۹)

افسوس کہ مولانا مرحوم نے کشف الغمہ للشعرانی کے حوالہ سے یہ "موضوع" روایت تو نقل کر دی مگر حسبِ عادت اس کے مقام و مرتبہ سے امت کو آگاہ و متنبہ کرنے کی سعی نہیں فرمائی' **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ اللہ عزوجل ہم سب کو دین کے احکام ٹھیک طرح سے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے' آمین!

حوالہ جات

حوالہ نمبرا : معجم الکبیر للطبرانی" ج نمبرا' ص ۲۹۲

حوالہ نمبر۲: مشیخۃ للانباری" ج نمبرا' ص ۱۴۲

حوالہ نمبر۳ : میزان الاعتدال للذہبی" ج نمبر۳' ۳۰۲

حوالہ نمبر۴ : مجمع الزوائد و منبع الفوائد للہیثمی" ج نمبر۳' ص ۱۷۳

حوالہ نمبر ۵ :

تاریخ الکبیر للبخاریؒ ج نمبر ۴ ص ۳۹، تاریخ الصغیر للبخاریؒ ج نمبر ۲ ص ۲۴۲، ۲۴۳، ضعفاء الصغیر للبخاریؒ ترجمہ نمبر ۲۸۷، مجروحین لابن حبانؒ ج نمبر ۲ ص ۱۷۸۔۱۸۰، تاریخ یحییٰ بن معینؒ ج نمبر ۴ ص ۴۱۴، جرح والتعدیل لابنِ ابی حاتمؒ ج نمبر ۶ ص ۳۰۲۔۳۰۳، معرفتہ والتاریخ للبسویؒ ج نمبر ۲ ص ۴۴۸، تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج نمبر ۲ ص ۸۸، تہذیب التہذیب لابنِ حجرؒ ج نمبر ۸ ص ۱۶۱، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج نمبر ۳ ص ۳۰۱۔۳۰۲، ضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج نمبر ۳ ص ۳۶۷، ضعفاء والمتروکون للدار قطنیؒ ترجمہ نمبر ۴۲۱، ضعفاء والمتروکون للنسائیؒ ترجمہ ۴۲۸، ضعفاء والمتروکین لابن الجوزیؒ ج نمبر ۲ ص ۲۳۵۔۲۳۶، قانون الموضوعات والضعفاء للفتنیؒ ص ۲۸۳، کشف الحثیث للحلبیؒ ص ۳۲۹، تنزیتہ الشریعہ لابنِ عراقؒ ج نمبر ۱ ص ۹۴، تحفتہ الاحوذی للمبار کفوریؒ ج نمبر ۳ ص ۱۰۰۔۳۸۸، نصب الرایہ للزیلعیؒ ج نمبر ۲ ص ۱۲۹۔۱۳۴، ج نمبر ۳ ص ۲۹۴، سنن الدار قطنیؒ ج نمبر ۲ ص ۳۸

حوالہ نمبر ۶ :

تقریب التہذیب لابنِ حجرؒ ج نمبر ۲ ص ۱۶۱، تہذیب التہذیب لابنِ حجرؒ ج نمبر ۹ ص ۱۶۵، جرح والتعدیل لابنِ ابی حاتمؒ ج نمبر ۳/۲ ص ۲۶۰، تاریخ الکبیر للبخاریؒ ج نمبر ۱ ص ۸۸، ضعفاء الصغیر للبخاریؒ ترجمہ نمبر ۱۰۰، ضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج نمبر ۴ ص ۶۹، ضعفاء والمتروکون للدار قطنیؒ ترجمہ نمبر ۴۶۹، تاریخ الکبیر للبخاریؒ ج نمبر ۱ ص ۸۸، ضعفاء الصغیر للبخاریؒ ترجمہ نمبر ۱۰۰، ضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج نمبر ۴ ص ۶۹، ضعفاء والمتروکون للدار قطنیؒ ترجمہ نمبر ۴۶۹، ضعفاء والمتروکین لابن الجوزیؒ ج نمبر ۳ ص ۵۹، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج نمبر ۳ ص ۵۴۶، کامل فی الضعفاء لابن عدیؒ ج نمبر ۶ ترجمہ نمبر ۲۲۱۰، نصب الرایہ للزیلعیؒ ج نمبر ۱ ص ۱۷، تحفتہ الاحوذی للمبار کفوریؒ ج نمبر ۳ ص ۱۷۷

حوالہ نمبر ۷ :

تقریب التہذیب لابنِ حجرؒ ج نمبر ۲ ص ۱۱۔۱۲، تہذیب التہذیب لابنِ حجرؒ ج نمبر ۷ ص ۱۳۴، تعریف اہل التقدیس لابنِ حجرؒ ص ۱۴۴، جرح والتعدیل لابنِ ابی حاتمؒ ج نمبر ۲/ ص ۱۵۷، ضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج نمبر ۳ ص ۲۰۷۔۲۰۸، تاریخ الکبیر للبخاریؒ ج نمبر ۳/۲ ص ۲۳۹، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج نمبر ۳ ص ۴۵، تنزیتہ الشریعۃ لابنِ عراقؒ ج نمبر ۱ ص ۸۴، نصب الرایہ للزیلعیؒ ج نمبر ۲ ص ۱۹۸، مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج نمبر ۱ ص ۲۷۵

حوالہ نمبر ۸ : سلسلۃ الاحادیث الضعیفتہ والموضوعۃ للالبانی ج نمبر ۲ ص ۱۰